مرکزی انجمن کی سالانہ رپورٹ

(بابت سال ۱۹۸۶ء)

مرتّب : لطف الرحمٰن خان

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کا پندرہواں سالانہ اجلاس عام ۱۷ اپریل ۸۷ء کو ۳۶۔ کے ماڈل ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ اس میں جناب اقتدار احمد صاحب، ناظم مکتبہ و نشر و اشاعت نے ۱۹۸۶ء کے دوران انجمن کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا۔ یہاں پر ہم اس کا اقتباس پیش کر رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جو اراکین اجلاس میں شریک نہ ہو سکے اور خاص طور سے دوسرے شہروں کے رہنے والے وابستگانِ انجمن، مرکزی انجمن کی رفتار کار سے باخبر رہیں۔

اس سال (۱۹۸۶ء) رمضان المبارک میں تراویح کے دوران ترجمۂ قرآن کا پروگرام کراچی میں منعقد ہوا جس میں ترجمہ کے فرائض صدر مؤسس ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ لاہور میں یہ پروگرام دو جگہ منعقد ہوا۔ قرآن اکیڈمی میں ترجمہ کے فرائض جناب حافظ احمد یار صاحب نے سرانجام دیئے جو اکیڈمی کے مدرس ہیں اور جامعہ پنجاب کے سابق ہیڈ آف دی عریبک ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ تنظیم اسلامی کے صدر دفتر واقع گڑھی شاہو میں ترجمہ کے فرائض جناب ڈاکٹر عبد الخالق صاحب نے سرانجام دیئے جو قرآن اکیڈمی کے دو سالہ تدریسی کورس سے فارغ التحصیل ہیں۔ الحمد للہ تینوں پروگرام کامیاب رہے۔

۶ مئی ۱۹۸۶ء کو شہداء بالاکوٹ کی یاد میں ٹاؤن ہال میں ایک بھرپور جلسہ کا اہتمام کیا گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کی توفیق سے انجمن نے برصغیر کی ایک عظیم تحریک کی یاد تازہ کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ قرآن کالج کی تعمیر کا آغاز کرنے کی غرض سے ۹ مئی ۸۶ء کو کالج کے پلاٹ پر ایک تقریب دعا کا انعقاد ہوا جس میں جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد مالک کاندھلوی صاحب نے ازراہ عنایت شرکت فرمائی اور دعا کی۔

انجمن کی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے مارچ ۱۹۸۶ء میں محاضرات قرآنی کا انعقاد

ہوا اس پروگرام کی ایک خصوصیت یہ بھی تھی کہ صدر مؤسس کی تصنیف "استحکام پاکستان" پر مختلف الخیال اصحاب علم و دانش نے اظہار خیال کیا۔ چنانچہ حسب توقع جہاں صدر مؤسس کے افکار و نظریات کی تائید و تحسین ہوئی وہاں تنقید بھی ہوئی۔ لیکن جس طرح بھرپور انداز میں اہل دانش نے اس میں حصہ لیا اس سے موضوع کے ساتھ ان کی دلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس طرح استحکام پاکستان کی ضرورت و اہمیت کو اجاگر کرنے اور اس کا چرچا کرنے کا مقصد اس پروگرام کے ذریعہ بخوبی حاصل ہوا۔

جناب اقتدار احمد صاحب نے فرمایا کہ انجمن کے مقاصد کے حصول میں جہاں کچھ کامیابیاں ہوئی ہیں وہاں آزمائشوں اور مایوسیوں کا سامنا بھی ہوتا ہے۔ لیکن ان سے دل برداشتہ ہوئے بغیر ہم اپنے مقاصد کے حصول میں کوشاں ہیں۔ البتہ تجربات اور حالات کی روشنی میں طریق کار میں مناسب تبدیلی کرتے ہیں۔

اس سال دو سالہ تدریسی کورس میں ۲۵ طلبہ نے داخلہ لیا جس میں ۸ طلبہ مؤظف تھے اور باقی ۱۷ طلبہ غیر مؤظف تھے لیکن محسوس کیا گیا کہ جس صلاحیت کے حامل افراد کی تلاش و تربیت کے لیے اس کورس کا آغاز کیا گیا تھا، وہ افراد معقول تعداد میں نہیں مل رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس تعلیمی منصوبے میں کچھ بنیادی نوعیت کے فیصلے کئے جائیں۔ چنانچہ طے ہوا کہ سردست اس اسکیم کو بند کر دیا جائے اور کوئی متبادل اسکیم متعارف کرائی جائے۔ البتہ اب تک جو طلبہ اس کورس سے مستفید ہو چکے ہیں، ان میں سے جو لوگ علمی تحقیقی کام کرنے کے خواہشمند ہوں ان کی ہمت افزائی کی جائے گی۔ اس مقصد کے لیے لائبریری بھی قائم کر دی گئی ہے۔ یہ بات بھی زیر غور ہے کہ شام کی کلاسوں میں ایک مختصر دینی نصاب کی تعلیم کا آغاز کیا جائے۔

اس سال قرآن کالج اور قرآن آڈیٹوریم کی تعمیر کا باضابطہ آغاز ہوا۔ اخبارات میں اشتہار دے کر ٹنڈر طلب کئے گئے۔ مطلوبہ اہلیت کی حامل فرموں میں سے سب سے کم نرخ والی فرم کو ٹھیکہ دیا گیا اور اب تعمیری کام اللہ کے فضل سے نہایت تسلی بخش رفتار سے جاری ہے۔ تکمیل ہونے کے بعد غالباً یہ ملک کا واحد آڈیٹوریم ہوگا جو قرآن کی تعلیم و تعلم

کے لئے بنایا گیا ہو۔ قرآن کالج کی کلاسوں کا آغاز بھی انشاء اللہ تعالےٰ اکتوبر ۸۷ء سے ہو جائے گا۔

مکتبہ اور نشر القرآن انجمن کے اہم شعبے ہیں۔ جنکے ذریعہ ہم دعوت رجوع الی القرآن کو پاکستان اور بیرونی ممالک میں عام کرنے کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ۱۹۸۵ء میں ہمارے کتب و رسائل کی فروخت ۲ لاکھ ۷۲ ہزار روپے تھی۔ ۱۹۸۶ء میں اس میں آڈیو/وڈیو کیسٹ کا اضافہ کیا گیا۔ اس طرح ۱۹۸۶ء میں ہمارے کتب، رسائل اور کیسٹس کی فروخت ۵ لاکھ بیس ہزار روپے ہو گئی۔ اور اس طرح رجوع الی القرآن کی دعوت ان کتب اور کیسٹ کے ذریعے دور دراز ممالک میں بھی عام ہوئی ہے۔

تمام ایف۔ سی کا پروگرام واپڈا آڈیٹوریم کی عدم دستیابی کے بعد چند ماہ جامع شادمان میں منعقد ہوتا رہا۔ لیکن اس کے بعد یہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ اب قرآن اکیڈمی میں ہفتہ میں ایک دن بروز ہفتہ بعد نماز مغرب قرآن مجید کا سلسلہ وار درس ہوتا ہے۔ اور اس کی وڈیو کیسٹ بھی تیار ہوتی ہیں۔ تاکہ جو لوگ پروگرام میں شریک نہیں ہو سکتے وہ کیسٹ کی کاپی حاصل کر کے اپنے علم کی پیاس بجھائیں۔ اس دعوت کو عام کرنے کی غرض سے صدر مؤسس نے بیرونی ممالک کے دورے بھی کئے جن میں ابوظہبی، سعودی عرب، سیکنڈے نیویا اور امریکہ شامل ہیں۔

اکیڈمی میں بچوں کے لئے ناظرہ اور حفظ قرآن کی تعلیم بھی تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ اور اللہ کے فضل سے اس سال تین بچوں نے حفظ مکمل کیا۔ ان میں اقتدار احمد صاحب کا بھی ایک بچہ شامل ہے جس نے بارہ سال کی عمر میں اور صرف ۱۶ ماہ کی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا۔

مجلس منتظمہ کے اراکین نے پورے سال بھرپور تعاون کیا۔ ہر ماہ باقاعدگی سے اجلاس ہوا اور کبھی بھی کورم پورا نہ ہونے کی شکایت نہیں ہوئی۔ تمام فیصلے مکمل اتفاق رائے سے کئے گئے۔ اقتدار احمد صاحب نے فرمایا کہ اس کے لئے مجلس منتظمہ کے تمام اراکین تشکر کے مستحق ہیں۔ لیکن انجمن کے ناظم تعمیرات جناب شاہد عبداللہ صاحب

خصوصی شکریہ کے مستحق ہیں اس لئے کہ تمام سال انہوں نے تعمیرات کے ضمن میں بہت زیادہ وقت دیا ہے اور اب بھی دے رہے ہیں ۔

اقتدار احمد صاحب نے فرمایا کہ قرآن کالج اور قرآن آڈیٹوریم کی شکل میں ایک بہت عظیم منصوبہ کا ہم نے آغاز کر دیا ہے محض اللہ تعالیٰ کی مدد کے بھروسے پر ہم نے اس میں ہاتھ ڈالا ہے ۔ لیکن بہرحال اراکین انجمن سے بھی تعاون مطلوب ہے۔ صرف قرآن آڈیٹوریم پر لاگت کا تخمینہ تقریباً پچاس لاکھ روپے ہے ۔ اس لئے ضرورت ہے کہ انجمن کا ہر رکن حتی المقدور اس منصوبہ میں تعاون کرے ۔ انشاءاللہ یہ عمارت صرف نیک کاموں کے لیے استعمال ہوگی ۔ اللہ تعالیٰ کے دین اور قرآن کی تعلیم اور تعلّم کا ذریعہ بنے گی۔ اور ایک بہترین صدقہ جاریہ ثابت ہوگی ۔

حضرت مولینا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ

اپنی تالیف **وحدتِ اُمت** میں اگر

○ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن رح اور مولانا سید انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے دو ایمان افروز اور سبق آموز واقعات کے سوا اور کچھ نہ لکھتے تب بھی یہ کتاب موتیوں میں تُلنے کی مستحق ہوتی

وقت کے اہم ترین موضوع پر اس بہترین اور مفید ترین کتاب کو

اب مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور نے شایان شایان طور پر شائع کیا ہے۔

بڑے سائز کے ۵۲ صفحات ○ عمدہ دبیز کاغذ ○ دیدہ زیب کور

هدیہ : ۴ روپے ○ علاوہ محصولڈاک